3 اگست 2018ء

مالی صورتِ حال کی سختی کے باوجود مالی شعبے میں مضبوطی رہی، اسٹیٹ بینک کا مالی استحکام کا جائزہ 2017ء

بینک دولت پاکستان نے اپنی ادارہ جاتی سالانہ مطبوعہ 'مالی استحکام کا جائزہ-2017ء' آج جاری کر دیا۔ اس جائزے میں مالی شعبے کے جن اجزا کی کارکردگی اور خطرات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے ان میں بینکاری، غیر بینک مالی ادارے، مالی بازار، مبادلہ کمپنیاں، غیر مالی کارپوریٹ ادارے اور مالی بازار کا انفراسٹرکچر شامل ہیں۔ اس میں زیرِ تجزیہ خطرات کے اُن ممکنہ مضمرات پر بحث بھی کی گئی ہے جو مالی شعبے کے مجموعی استحکام پر پڑ سکتے ہیں۔

'مالی استحکام کا جائزہ' میں بتایا گیا ہے کہ مالی زد پذیری کے اشاریے (Financial Vulnerability Index) میں ناپی گئی مالی استحکام کے مجموعی خطرات کی سطح 2017ء میں پست ترین رہی۔ تاہم مالی صورتِ حال کی سختی کے باوجود مالی اداروں نے خاصی اچھی کارکردگی دکھائی۔ مالی شعبے کے یکجا اثاثوں میں 2017ء کے دوران 12.8 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ جی ڈی پی میں اثاثوں کا تناسب 2017ء میں بڑھ کر 74.7 فیصد ہو گیا جو 2016ء میں 72.0 فیصد تھا جو مالی گہرائی میں مزید اضافے کی علامت ہے۔

بین الاقوامی تناظر میں مطبوعہ میں اجاگر کیا گیا ہے کہ عالمی پیداواری نمو کی رفتار توقعات سے بڑھ کر رہی جسے بحال ہوتی ہوئی تجارت اور سرمایہ کاری سے مدد ملی۔ عالمی معیشت کی نمو 2017ء میں 3.8 فیصد رہی جو 2016ء میں 3.2 فیصد تھی۔ تاہم جائزے میں توجہ دلائی گئی ہے کہ عالمی مالی استحکام کو لاحق قلیل مدتی خطرات 2017ء میں کم رہنے کے بعد حال میں 2018ء میں بڑھ گئے ہیں جس کا سبب ایکویٹی مارکیٹ میں تغیر پذیری اور تجارتی تنازعات ہیں۔

ملکی معیشت کی نمو مالی سال 17ء میں 5.37 فیصد یعنی خاصی مناسب رہی جبکہ مالی سال 18ء میں نمو کا تخمینہ 5.79 فیصد ہے۔ تاہم معیشت کو نمایاں چیلنج درپیش ہیں۔ سب سے بڑا چیلنج بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے کی بنا پر بیرونی شعبے میں بڑھتا ہوا دباؤ ہے، جس کے بعد مالیاتی خسارے کا چیلنج ہے۔ عمومی مہنگائی کم رہی تاہم قوزی مہنگائی بلند سطح پر برقرار ہے۔

بڑھی ہوئی اقتصادی زد پذیری کے نتیجے میں مالی بازاروں (خصوصاً بازارِ مبادلہ اور ایکویٹی مارکیٹ) میں قلیل مدتی تغیر پذیری آگئی جس نے مالی اداروں کی کارکردگی پر اثر ڈالا۔

شعبہ بینکاری کے اثاثوں میں 15.86 فیصد اضافہ ہوا جس کا بڑا سبب نجی شعبے کو قرضوں میں مضبوط نمو ہے۔ قرضوں کی طلب کو بنیادی مہمیز ٹیکسٹائل، سیمنٹ، اور زرعی کاروبار کے شعبوں سے ملی۔ قرضے بڑھنے کے سبب قرضوں میں غیر فعال قرضوں کا تناسب 8.4 فیصد ہو گیا جو ایک

عشرے کی پست ترین سطح ہے جبکہ شرحِ کفایتِ سرمایہ 15.8 فیصد ہے جو 11.275 فیصد کی کم از کم ضوابطی سطح سے خاصی اوپر ہے۔ مضبوطی کے لحاظ سے تجزیے میں یہ حوصلہ افزا توقع سامنے آئی ہے کہ دباؤ کے ملکی اور عالمی حالات کی صورت میں بینک وسط مدت میں دھچکے برداشت کر لیں گے۔ اس سے قطع نظر، گرتی ہوئی نفع یابی اور امانتوں کی نمو میں آنے والی کمی باعثِ تشویش ہے۔

جائزے میں بتایا گیا ہے کہ اسلامی بینکوں اور مائکرو فنانس بینکوں میں پختگی آتی جارہی ہے جس میں انہیں بہتر کارکردگی، قرضوں، امانتوں اور صارفین کی تعداد میں اضافے، اور مالی شعبے کے اثاثوں میں اپنے بڑھتے ہوئے تناسب کی مدد حاصل ہے۔ تاہم اسلامی بینکوں کو شریعت سے ہم آہنگ سرمایہ کاری کے آلات کے فقدان کی وجہ سے انتظامِ سیالیت کے مسائل بدستور درپیش ہیں، جبکہ مائکرو فنانس بینک اپنی رسائی بڑھا کر اور مالی خواندگی میں بہتری لا کر مزید ترقی کر سکتے ہیں۔

مجموعی مالی صورتِ حال کے دشوار ہونے سے، خصوصاً 2017ء کی دوسری ششماہی میں، **غیر بینک مالی شعبے** کی کارکردگی بھی متاثر ہوئی۔ میوچل فنڈز کا ایک بڑا حصہ ایکویٹی نرخوں میں اتار چڑھاؤ اور خطرات سے گریز کے احساسات کی بنا پر بازارِ زر کے فنڈز کی طرف چلا گیا۔ تاہم میوچل فنڈز کے پورٹ فولیو میں ایکویٹی اب بھی حاوی ہے جنہیں ایکویٹی نرخوں کا خطرہ درپیش ہے۔ دیگر غیر بینک وساطتی ادارے جیسے مضاربہ اور لیزنگ کمپنیاں کارکردگی میں پیچھے ہیں جس کی وجہ ان کی ساختی ناکارکردگی (inefficiencies) اور پست لاگت رقوم کی ناکافی دستابی ہے۔

ترقیاتی مالی ادارے (ڈی ایف آئیز) ایک محدود وساطتی کردار ادا کر رہے ہیں جس نے ان کی نمو کو روک دیا اور دورانِ سال ان کی کارکردگی پر منفی اثر ڈالا۔ ڈی ایف آئیز کو اپنا حقیقی معاشی فریضہ ادا کرنے کے قابل بنانا ایک اہم پالیسی نکتہ ہے۔ بیمہ کاری کی صنعت کو مجموعی پریمیم میں عمدہ نمو حاصل ہوئی تاہم چند بیمہ کاروں کے غلبے کی بنا پر اسے ارتکاز کا خطرہ درپیش ہے۔ اسے مارکیٹ کے خطرے کا بھی سامنا ہے کیونکہ شرحِ سود یا ایکویٹی نرخوں میں منفی تبدیلی اس کی سرمایہ کاری آمدنی کو متاثر کر سکتی ہے۔ مبادلہ کمپنیاں 2017ء کے دوران متواتر نمو اور بہتر منافع کے ساتھ ساتھ مالی نظام کے لیے محدود نظامیاتی خطرے کا باعث ہیں۔ تاہم چونکہ بعض مبادلہ کمپنیاں بینکوں کا ذیلی ادارہ ہیں، اس لیے اپ اسٹریم خطرہ محدود ہے لیکن بہرحال موجود ہے۔

مالی بازار کے انفراسٹرکچر (ایف ایم آئیز) نے ہموار اور عمدہ کارکردگی دکھائی۔ ایک اہم ایف ایم آئی کے طور پر پاکستان ریئل ٹائم انٹربینک سیٹلمنٹ میکانزم (پرزم) نے بڑھتے ہوئے حجم اور مالیت کے ذریعے لین دین کے تھوک تصفیے میں مدد دی۔ تاہم چونکہ برقی بینکاری ذرائع تیزی سے اپنائے جارہے ہیں، اس لیے سائبر سیکورٹی خطرات ایف ایم آئیز کے لیے باعثِ تشویش ہیں خصوصاً خردہ لین دین کے معاملے میں۔ نیز، ایف ایم آئیز کے مابین باہمی ارتباط (interconnectedness) بڑھ رہا ہے جو متعدی خطرے کا سبب بن سکتا ہے۔

غیر مالی کارپوریٹ شعبے کی کارکردگی عمدہ رہی جیسا کہ تخمینے بتاتے ہیں کہ 2017ء کے دوران اثاثوں میں وسیع البنیاد متواتر نمو ہوئی اور نفع یابی معقول رہی۔ بڑی فہرستی کمپنیاں سیالیت کے معاملے میں خود کفیل ہیں کیونکہ ان پر قرضوں کا بوجھ کم اور ادائیگی کی استعداد مضبوط ہے۔ تاہم چھوٹی فہرستی کمپنیاں اس پس منظر میں زد پذیر ہیں۔ مزید برآں، بینکوں سے سب سے زیادہ قرض لینے والوں میں شامل ٹیکسٹائل شعبہ نسبتاً بلند لیوراجیہ اور قرض کی ادائیگی کی کم استعداد کا حامل ہے۔

قلیل مدت میں اگر بیرونی کھاتے کی دشواریاں برقرار رہیں، مالیاتی عدم توازن موجود رہا، اور معیشت میں بچت (خصوصاً امانتوں میں نمو) پست رہی تو ملکی مالی استحکام کو لاحق خطرات مزید بڑھ سکتے ہیں۔ جائزے میں بتایا گیا ہے کہ اگر نمو کی رفتار برقرار رہے، سی پیک سے مواقع بڑھیں، توانائی کی دستیابی بہتر ہو، اور بڑھتی ہوئی عالمی طلب کے باعث برآمدات میں متوقع اضافہ ہو جائے تو وسط مدت میں مالی نظام کو خطرات کم ہو سکتے ہیں۔

'مالی استحکام کا جائزہ' کے آخر میں کہا گیا ہے کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان ابھرتی ہوئی زد پذیری کے پیشِ نظر صورتِ حال پر بھرپور نظر رکھے ہوئے ہے جس میں پیش قدمی اور کلّیت کے عناصر شامل ہیں، اور وہ نہ صرف اپنے ضوابط اور نگرانی کا نظام مستحکم بنا رہا ہے بلکہ نظامیاتی تشویش کے ازالے کے لیے سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) کے ساتھ اشتراک بھی کر رہا ہے۔

****